

## "Assignment Work"

نظم :- مستقیل کی جملک  
شاعر :- ظفر علی خان

★ خلاصہ :-

مولانا ظفر علی خان اس نظم میں مستقیل کی جملک کو دکھاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مسلمان جس آزادی اور خود مختاری کے لیے اپنے خون کا نذرانہ پیش کر رہے ہیں وہ غنائے نہیں جائے گا۔ حق جیت جائے گا اور باطل منہ کی کھائے گا۔ جو لوگ اپنی جان قربان کر رہے ہیں ان کی جگہ نئے انجم طلوع ہوئے گئے جس کی وجہ سے آسمان کمزید خوبصورت ہو جائے گا۔ مسلمانوں کا بچہ بچہ جلد بہ جہاد سے سرشار ہو کر محمود غزنوی اور الٹ ارسلان جیسی قوت حاصل کرے گا۔ آج صرف آزادی کی بات کرتا ہوں جلدی کی جان ہو جائے گا۔ سامراجی قوتوں کو زوال آکر رہے گا۔ زیریں میں برطانوی اقتدار کا سوکڑا غروب ہو جائے گا اور مسلمان سلوں اور ساء کا سالس لیں گے۔ آزادی کا لخمہ حرم اور دیر میں کو تخت والا ہے۔ آج جو دانا الحرب ہے وہ دار الامان بن جائے گا۔ ہم کو آزادی چاہیے یا عیسیٰ اسرہ کا

فصل چہرے دن میں ہو جائے گا۔ کچھ اول میری  
با آواز کو شاعرانہ باتیں سمجھ رہے ہیں  
لیکن وہ بہت جلدی میری زبان با آواز کی  
عالی آوازوں دیکھ لیں گے۔

سوال نمبر 2

عبارت کی تلخیص کیجیے اور  
مناسب عنوان مختصر کریں۔

جھوڑے عنوان :- درخت ایک نعمت

★ تلخیص :-

درختوں کی پیدا کردہ نمی بارشوں کا سبب  
بنتی ہے۔ ان کی بہتات زمین، سورتی  
اور فضائی آلودگی کو کم کرتی ہے۔ درخت  
زمین کو زرخیز بناتے اور ماحول کو سجاتے  
ہیں۔ اس سے لکڑی کی صنعت فروغ  
پاتی ہے۔ انسانوں اور پرندوں کے لیے  
دوست ایندھن کی تدریں ہونے چاہئیں